

# امام احمد رضا افتخار فتنہ قادریہ

تحریر: محمد الودقریشی (شجاع آباد)

شائع کردہ

مرکز مجلس رضا الہوی  
مجلس رضا شجاع آباد (ملتان)

زیر فیضان امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اکرام حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب	..... امام احمد رضا <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور فقہ قادیانیت
مصنف	..... محمد انور قریشی (مجلس رضا شجاع آباد)
پردہ ریگ	..... محمد عمر سعیدی
ناشر	..... مرکزی مجلس رضا لاہور
کچوزنگ	..... محمد عرفان، سخن آباد لاہور
تعداد	..... بار اول ۱۰۰۰ (جنوری ۲۰۰۱ء)
ہدیہ	..... دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا شجاع آباد
زیر اہتمام	..... کارکنان مجلس رضا شجاع آباد، فون ۵۹۱۰۲۹ (۰۶۵۱۳)
معاونین	..... فضل الرحمن ناصر، رفیع سکندر، خان احسان احمد خان
مشاورت	..... صاحبزادہ محمد اقبال امرتسری، جمیل احمد نورانی

☆..... ملنے کا پتہ..... ☆

- ۱..... مرکزی مجلس رضا نعمانیہ بلڈنگ کسٹال دروازہ لاہور۔
- ۲..... مجلس رضا بیرون رشید شاہ گیت، پرانی غلہ منڈی، شجاع آباد (ملتان)
- شائقین حضرات = ۶ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں

## انتسابے

ملت اسلامیہ کے اجل عظیم مفتی اعظم اسلام مجدد دین و ملت  
خانج برزائیت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ  
امام اہلسنت

ہی کے نام

جنہوں نے برصغیر میں سب سے پہلے (۱۹۰۲ء و ۱۹۰۶ء) میرزا غلام احمد قادیانی  
(جسے ملکی نبوت) کو کافر قرار دیکر برزائیت کی زد میں کتب و رسائل کا انبار لگا کر  
ایک تحریک کا آغاز فرمایا۔

جس کو

امام احمد رضا ہی کے خلیفہ سید دیدار علی شاہ کے فرزند احمد رضا محمد قادیانی  
(صدر مجلس ملی تحریک تحفہ خیریت ۱۹۵۳ء) نے اپنے غوغاں بگڑے پروان چڑھایا۔

اور جس کو

امام احمد رضا ہی کے خلیفہ عبد العظیم صدیقی نے یہودی کے فتنہ باز احمد  
قادیانی اہلسنت و ملائکہ شاہ احمد نورانی (صدر جمعیت العلماء پاکستان) نے چھپانے دست مبارک سے  
ٹھیک ۷۲ سال بعد ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں قرار داد ختم نبوت  
پیش کر کے ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرنائی قادیانیوں کو فیصلہ اقلیت قرار دلا کر...  
برزائیت کو اس کے انجام تک پہنچایا۔

✓ یہ قریبہ بے شمار جس کو مل گیا

فقیر دارالنگار رضی اللہ  
محمد انور قریشی  
ارشاد الصالحین ص ۱۲۲

## مشمولات

- حرف اول
- عرض حال
- امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت
- عکس رسائل امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
- ماخذ و مراجع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حرف اول

حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (ایڈیٹر "جہان رضا" لاہور)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ○ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: لَا نَبِيَّ بَعْدِي إِنَّ ارشادات کی روشنی میں امت مسلمہ کا یہ متفقہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر کوئی شخص اب (مذی نبوت) ہوئے گا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ چلاک عیار انگریز نے اقتدار کو طول دینے کے لئے جہاں بہت سے غیر اخلاقی و سیاسی چمکنڈے استعمال کئے وہاں امت مسلمہ کے اس متفقہ اجماعی عقیدہ میں دراڑ ڈالنے کے لئے ان میں انتشار و افتراق پھیلانے کے لئے مسلمانوں کے ایمان و اعتقادات پر نقب لگانے سے بھی گریز نہ کیا۔ سرزمین ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی (جھوٹے مدعی نبوت) کے فتنے کو واسے درے نیچے تقویت پہنچا کر ملت اسلامیہ کے لئے ایسا ہاسور پیدا کیا جس کا شاید صدیوں تک مداوا نہ ہو سکے۔

لیکن قانون فطرت ہے کہ باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے ساتھ ہی رحمانی طاقتیں بھی وجود پذیر ہوتی ہیں۔ علمائے حق مشائخ عظام نے اس فتنہ کی بجائے کئی کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہمدی معبود ہونے کا دعویٰ کیا تو برصغیر میں سب سے پہلے امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مجتہد الاسلام مولانا حامد رضا خاں نے اس کا رد فرماتے ہوئے ۱۸۹۷ء میں ایک رسالہ بنام ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ تحریر فرمایا۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے ۱۹۰۲ء میں مرزا کو کافر مرتد قرار دے دیا۔ (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب ۱۹۰۲ء) مرزا کی رد میں بہت سے رسائل و کتب تحریر فرما کر مرزائیت کا ناقلہ بند کر دیا۔ اس مختصر سے پمفلٹ میں مصنف نے تحقیقی انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی تحریک کے خلاف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جلیلہ اور شاندار ناقابل فراموش خدمات اور ان کی تصانیف کثیرہ کا مختصر تحسین پیش کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

## عرض حال

ان کو اکب کے عوض ہونگے نئے انجم طلوع  
ان دنوں رشید تریہ آسمان ہو جائے گا !

جب لوگوں کے ذہن سے تاریخ وعتدلانے لگے، تاریخ پر گرد و غبار کے سیاہ بادل چھا جائیں، جہالت و لاعلمی کی ہماہ پر دھوکہ و مکر و فریب کا جال بچھا دیا جائے تو عموماً نیک کو بد اور بد کو نیک بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ جو کچھ بھی نہ ہو اسے سب کچھ بنا دیا جاتا ہے اور جو سب کچھ تھا وہ کچھ بھی نہ ہو۔ ۱۸۵۷ء سے لے کر اب تک تمام ملی اور اسلامی تحریکات کا سہرا اپنے سر باندھنے کی کوشش کرنا حتیٰ کہ بددیانتی اور خیانت قلبی کی اتنا تو دیکھئے کہ جو تحریک ختم نبوت میں شیخ رسالت علیہ السلام کے پروانے پھانی کی سزا کے مستحق ٹھہرے ان کو یکسر نظر انداز کر کے ایسے لوگوں کو ”ہیرو“ قرار دیا جا رہا ہے جنہوں نے ختم نبوت کی قرارداد پر دستخط کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔

(اخبار روزنامہ جنگ، لاہور ۸ ستمبر ۲۰۰۰ء)

تو پھر ان نام نہاد ”مورخوں“ کے علمی ”کارناموں“ کو عوام کے سامنے لانے کی ضرورت ہوتی ہے ساتھ ہی اپنی صفائی بھی پیش کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تقریباً انہی حالات سے تاریخ اہلسنت بھی آج دوچار ہے۔ انہوں نے اس لئے توجہ نہ کی کہ انکارین اہلسنت تاریخ سے اپنی خدمات کا صلہ نہیں چاہتے تھے۔ اپنے آپ کو ہمیشہ نمود و نمائش سے بچائے رکھا۔ جبکہ حامدین و مخالفین اہلسنت اور نام نہاد ”مورخوں“ کو تعصب اور تنگ نظری کی اساس پر تاریخ کو مسخ کرنے کا موقع

مل گیا۔ بیساکہ کافی عرصہ سے یہ عام پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا ہے کہ۔۔۔

○ ”یہ سوا اعظم اہلسنت والے تو محض گیارہویں، بارہویں، چالیسویں کی دعوت اڑانے والے علماء ہیں۔“

○ ”بریلوی (اہلسنت والجماعت) قادیانیت کے سامنے اپنی عاجزی و ہچکچاہٹ کا اظہار کرتے رہے۔“

○ ”بریلی کی بارگاہ رضویہ کے کوئی بھی حضرت کرمیت بلندہ کر و سید پرہو کر اپنی سیف زبان و نیزہ قلم کو لیکر میدان مقابلہ میں نہیں آئے۔“

دائستہ طور پر امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر ایسے ایسے اوصاف بے بنیاد الزامات کی مسم شروع کی گئی کہ الامان الحفیظ۔ اس لئے کہ اہلسنت ان الزام تراشیوں میں الجھے رہیں اور سارا ”کریڈٹ“ ان کے کھاتے میں شمار ہوتا رہے اور یہاں تک کہ معروف متعصب ابوالحسن ندوی جیسے مورخ جنہوں نے اہلسنت والجماعت کے پروفیسر محمد الیاس بریلی کی پوری کتب اپنے نام سے شائع کرنے میں کوئی شرم جبکہ محسوس نہیں کی، صرف اپنے ہم مسلک ہم عقیدہ اکابرین کے ”کارنامے“ شائع کر کے تاریخ کا نام دیتے رہیں گے۔ آخر ایسا کب تک؟

حالاںکہ تاریخ بالکل اس کے برعکس ہے۔ ہمیشہ اہلسنت کے علمائے کرام، حیران کرام و مشائخ عظام نے ہر دور پر فتن میں اپنی دینی و اصلاحی تحریکوں میں اہم اور قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔ خصوصاً تاجدار بریلی امام اہلسنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مثالی کردار کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کی علمی مجالت کا بڑا اعتراف کرتے ہیں۔ آپ نے اس دور میں مسلمانوں کی رہبری فرمائی جب اہل ہند طرح طرح کے

دینی فتنوں کی زد میں تھے۔ اللہ وہ بے دینی کی سرکوبی انتہائی شدت سے فرمائی اور یہ حقیقت ناقابل تردید ہے، اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں جھٹا سکتی کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے سب سے پہلے ”قادیانیت“ سے امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ غور آزما ہوئے۔ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر اپنی جان کو جان اور آن کو آن نہ سمجھا۔ تن تنہا اس مرد قلندر نے وہ کام انجام دیا جو بڑے بڑے لوہارے انجام نہیں دے سکے۔ میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ بات تحریر کر رہا ہوں کہ۔۔۔

”تحریک تحفظ ختم نبوت کے بانی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذلت ہے۔“ تو بے جا نہیں ہو گا۔

انشاء اللہ جیسے ہی آپ صفحہ لٹتے جاتے جس گے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ پورے برصغیر میں صرف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے قادیانیت کے خلاف جہاد کیا۔

جوئی مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مسیح اور مدعی نبوت ہونے کا اعلان کیا تو امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کے رد میں رسائل و کتب کا انبار لگا دیا۔ حتیٰ کہ مرزا کی موت تک اس کا تعاقب کرتے رہے۔ مناظروں، تحریرات، کتب و رسائل، فتویٰ جات سے ہمیشہ اس کے خلاف جہاد کیا۔ جس کا منہ پلوتا نبوت ذیل نظر کشاکش میں مذکور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ اور اس کے بعد بھی آپ کے برادر گرامی جناب حضرت مولانا مولوی محمد حسن رضا خاں صاحب نے قادیانیوں کی رو و مذمت میں ایک مازوار رسالے ”قرالیدیان علی مرتد بقادیان“

کا اجراء فرمایا۔ صاحبزادگان میں سے جتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب نے قادیانیوں کی رد میں ”السلام الربانی علی اسراف القادیانی“ تحریر فرمایا۔ آپ کے خلفاء و تلامذہ نے قادیانیت کے خلاف بھرپور سرگرمی سے حصہ لیا۔ صدر الافاضل ”فیض الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ“ مولانا حشمت علی گھنٹوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”آریہ عیسائی“ قادیانی مناظروں کو جبرتناک شکستیں دیں۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ جاز علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے خلاف بھرپور ہمدرد کیا۔ تبلیغی ”مم“ اجتماع دہلی کے علاوہ آپ نے ایک مفصل و مبسوط کتاب ”مرزائی حقیقت کا اظہار“ لکھی جو کہ عربی میں ”المرآة“ اور انگریزی میں ”دی مرزا“ کے نام سے مشہور ہیں۔ امام احمد رضا حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر و ہم خیال متعقّدین متوسّطین علمائے کرام و مشائخ عظام کی بھی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جان کی بازی لگا دی اور مکمل انتیصال فرمایا۔

پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی پوری نے مناظرہ مباہلہ غرض ہر میدان میں مرزا اور اس کے ساتھیوں کو شکست فاش دی۔ قادیانی مناظر مرزا قزوٹی نے متعدد بار پیر صاحب سے شکست کھائی، شک آ کر ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء مرزا قادیانی سیالکوٹ فیصلہ کن مناظرہ کرنے آیا۔ جب پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سامنے آئے تو مرزا کی زبان لنگ ہو گئی۔ مرزا کے حواریوں نے کہا کہ پیر سید جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ سامنے ہے مگر اس کی قوت گویائی سلب ہو گئی ایک لفظ بھی نہ بول سکا۔

لاہور میں احمدیہ بلڈ گیس کے میدان میں مرزا نے اپنا ڈیرہ بنایا تو دوسری طرف مردان حق پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور پیر مرعلی شاہ صاحب ”گولڑہ شریف“ نے بادشاہی مسجد میں مرزا کے خلاف مصوف عمل رہ کر اس کے برہنچے اڑائے۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء مرزا قادیانی کو مناظرے، مباہلہ اور مباہلہ کی دعوت دی گئی لیکن مرزا دجال کو جرات نہ ہو سکی۔ کئی دنوں کے انتظار اور لگاتار جلسوں کے بعد ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے دجال مرزا کے لئے بادشاہی مسجد میں پتہ جماعت انجمنی بدو دعا کرائی۔ رات ۱۰ بجے عالم جلال میں فرمایا۔

”اگلے چوبیس گھنٹوں میں اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی سے اس دنیا کو پاک کرنے والا ہے اور قادیانیت کی خیانت کا سرخند ختم ہونے والا ہے۔“

خدا کی قدرت صبح دس بجے مرزا قادیانی آنجمنی ہو گیا اور ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا جہنم داخل ہوا۔

پیر مرعلی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیر مرعلی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (گولڑہ شریف) نے اپنے قلم اور علم و عمل سے قادیانیت کا ایسا سدباب فرمایا کہ مرزائی پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہی سے خوفزدہ ہو جاتے تھے۔ تمام عمر مرزائیوں کو آپ کے سامنے آنے کی جرات نہ ہو سکی۔ بادشاہی مسجد لاہور اور دیگر مقامات پر بار بار دعوت مناظرہ مباہلہ دینے کے باوجود مرزائی سامنے نہیں آئے۔ آپ کا چیلنج تھا کہ مرزا قادیانی صرف ایک مرتبہ میرے سامنے سے گزر کر دکھاوے۔ تمام عمر پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرزا کا تعاقب کرتے رہے۔ جھنجھلا کر مرزا قادیانی پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے ”لومڑی کی

طرح بھانگتا پھرتا ہے..... جابل ہے حیا"

(نزول المسح، صفحہ ۶۳ از مرزا قادیانی)

حیات مسیح پر پیر سید مرعلی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "مٹس اندادیہ" کے نام سے ایک محققانہ کتاب تصنیف فرمائی۔ قادیانی نے اس کے جواب میں "مٹس بازو" لکھی۔ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے رد میں "سیفِ پشتیبانی" تحریر فرما کر قادیانیت کے ابوالوں پر زلزلہ برپا کر دیا۔ مرزا اور اس کے پیروں کو آج تک اس کا جواب لکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ مرزا قادیانی اس کتاب کے بارے میں لکھتا ہے۔

"مجھے (مرزا) ایک کتاب کذاب (پیر صاحب) کی طرف سے پہنچی ہے، وہ غیبت کتاب ایک پتھو کی طرح نیٹس زن ہے۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی فتنیں تجھ پر لعنت تو ملوں (پیر صاحب) کے سبب سے ملوں ہو گئی۔ پس تو قیامت کی ہلاکت میں پڑے گی۔"

(انجاز احمدی، صفحہ ۵۷ از مرزا قادیانی)

"راست بانی بر نکست قادیانی" جسکی لافانی شاہکار پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار ہیں۔ پروفیسر محمد الیاس برنی نے "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" نامی کتاب لکھ کر قادیانیت کا ناخلاقہ بند کر دیا۔ فاتح قادیانیت مناظر اسلام مولانا محمد عمر انجمی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیت کی رو میں "مقیاس النبوة" جسکی عظیم الشان شہرہ آفاق کتاب تین جلدوں میں لکھی۔ "ختم نبوت" از سید ابوالحسنات مودودی شجاع الدین "مرزائیوں کے عقائد" اور "تکذیب مرزا پر بن مرزا" جیسی کتب نے مرزائیت کو لگام دیئے رکھی۔

### تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی بنیاد حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کا وہ مسودہ آئین تھا جس میں قومیت کی اساس عقیدہ ختم نبوت پر رکھی گئی تھی۔ جنوری ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے اور ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے لئے "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" کا قیام عمل میں آیا۔ جس کی قیادت کا شرف غازی سخیر علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری بن ویدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) کو حاصل ہوا۔ تمام مکاتیب فکر کے علماء اس میں شامل تھے۔ تحریک بڑے جوش و خروش سے شروع ہوئی۔ اس تحریک میں صدر مجلس علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری (جمیعت علمائے پاکستان) سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری، مولانا عبداللہ بدایونی (جمیعت العلماء پاکستان) قاضی احسان احمد شجاع آبادی، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب (انجمن سجادہ نشینان پنجاب) مولانا غلام محمد ترجم (صدر جمیعت العلماء پاکستان) پنجاب لاہور) مولانا سید احمد سعید کاظمی (اہلسنت و جماعت) مولانا سید مودودی اور مولانا عبدالستار خان نیازی سمیت ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر کے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ قادیانی کی گرفتاری کے بعد مولانا عبدالستار خان نیازی نے لاہور میں مسجد وزیر خان کو لپٹا لپٹا کوارٹر بنا کر بڑی کامیابی سے تحریک چلائے رہے۔ جسٹس محمد منیر تحقیقاتی رپورٹ میں لکھتے ہیں :

"مسجد وزیر خان تمام گریڈ کا مرکز ہے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی اس میں مسند نشین ہو چکے ہیں اور ایک ایسی مضبوط نشست سے حکومت کے خلاف



نفرت پھیلا رہے ہیں کہ ان کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ کی بھی تعمیل نہیں کی جاسکتی۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب، ۱۹۵۳ء صفحہ ۳۱۹ از جسٹس محمد منیر)

"مولانا عبدالستار خان نیاززی (صرف مشکل ہی نہیں بلکہ استرے کی دھار) جنہوں نے اپنا گھر چھوڑ کر مسجد میں لڑا تھا لیا تھا اور وہاں سے مذہبی پولوں کی وہ کڑک اور گرج صادر کر رہے تھے جن کی سرزش گورنمنٹ ہاؤس تک محسوس ہو رہی تھی۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت، صفحہ ۴۰۰ از جسٹس محمد منیر)

حکومت وقت نے بغاوت و نقص امن میں خلل کی تمام تر ذمہ داری مولانا عبدالستار خان نیاززی پر ڈال کر انہیں گرفتار کر لیا۔ پیش ملٹری کورٹ میں مقدمہ چلا جہاں مولانا عبدالستار خان نیاززی (ناظم اعلیٰ جمعیت المسلمانے پاکستان) اور مولانا غلیل احمد قادری (نحس بکر ابو الحسنات محمد احمد قادری) کو سزائے موت یعنی پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ پروانہ موت پر دستخط کرنے کے بعد مولانا عبدالستار خان نیاززی نے خودکشی کر لی۔

کشتیگان خنجر تسلیم را !  
ہر ذل از غیب جان دیگر است

مولانا عبدالستار خان نیاززی سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھی میں رہے۔ بعد ازاں ۱۳ مئی کو سزائے موت عہدہ میں تبدیل ہوئی اور پھر مئی ۱۹۵۵ء میں مولانا عبدالستار خان نیاززی کو باعزت طور پر بری کر دیا گیا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا  
ہر مدتی کے واسطے یہ وار و رسن کہاں

### تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

پارلیمانی تاریخ میں پارلیمنٹ کے اندر پہلی بار مرزائیت کے خلاف بحث کا آغاز مولانا شاہ احمد نورانی کی ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء کی اس تقریر سے ہوا جس میں مولانا نے مسلمان کی تعریف کو آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ :

"مسلمان صرف وہ ہے جو اللہ کی وحدانیت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر یقین رکھتا ہے۔ مرزائی اور قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔"

(روداد قومی اسمبلی، صفحہ ۱۱۸)

مولانا کوثر نیاززی کے چیئرمین پر علامہ عبدالصطفی لالہ ہری بن احمد علی اعظمی (خلیفہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ) نے مسلمان کی مختصر اور جامع تعریف پیش کی جس کو متفقہ طور پر مولانا عبدالستار خان (اکوڑہ خٹک) نے اسمبلی میں پیش کیا۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو بروہہ انشیشن پر پیش آنے والے حادثہ نے اس چنگاری کو شعلے میں تبدیل کر دیا جو ۱۹۵۳ء کی "تحریک ختم نبوت" کے بعد سے عوام کے دلوں میں سلگ رہی تھی۔ پنجاب آگ میں جلنے لگا۔ تمام صوبوں میں تحریک زور پکڑ گئی۔ ۱۳ جون ۱۹۷۴ء کو عوامی دباؤ کے پیش نظر قادیانیت کے مسئلے کو جمہوری طریقے سے حل کرنے کے لئے ۳۰ جون کو اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی جانب سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تادیبی قرارداد جس پر ۳۷ ارکان کے دستخط موجود تھے تمام مکاتیب فکر کی جانب سے متفقہ طور پر قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی سعادت قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی بن عبداللیم صدیقی (خلیفہ امام احمد رضا



صحبت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب ہوئی۔ حزب اختلاف سندھ اسمبلی کی جانب سے جناب ظہور الحسن بھوپالی (جمیعت علمائے پاکستان) نے قرارداد پیش کی۔ رہبر کمیٹی جس میں مولانا مفتی محمود، پروفیسر غفور احمد، شاہ احمد نورانی وغیرہم شامل تھے۔ خصوصی کمیٹی اور اسمبلی کے کچلے اجلاسوں میں شاہ احمد نورانی کی داؤں کو گرما دینے والی قرارداد ان کی مومنانہ فراست اور ملک میں ہزاروں میل کا سفر ان کی مسلسل جدوجہد تاریخ کا سنہری باب ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی کی قیادت میں مولانا سید محمد علی رضوی، عبدالصطفی الازہری، مولانا محمد ذاکر (جمیعت علمائے پاکستان کے اراکین قومی اسمبلی) نے اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے صدرالدين پر اتارنی جزل کے توسط سے قریباً ۷۷ سوالات کئے۔ کل ۱۷۵ سوالات اور جرح کے نتیجے میں مرزائیوں کا دجل و فربہ اچھی طرح بے نقاب ہوا اور آخر کار تمام مسلمان عوام اور علماء کی متفقہ کوششیں اور قربانیاں رنگ لائیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

### ورلڈ اسلامک مشن

پاکستان کی قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کے بعد مرزائیوں کو کہیں جائے پناہ نہیں ملی اور اپنی سرگرمیاں بیرون ملک منتقل کرنا شروع کر دیں۔ قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی نے وہاں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ مولانا نے لاطینی امریکہ، سرینام، نیپول، دارالاسلام، برٹش گیانا اور ترینی داؤ کے مقلات پر قادیانیوں کو مناظروں میں جبرتناک شکست سے دوچار کیا۔ سرینام لاطینی امریکہ میں مرزائی مناظر مبارک احمد سے مناظر طے ہوا لیکن وہ تاریخ مقررہ سے پہلے بھاگ گیا۔

”اسلامک ریویو“ کا قادیانی ایڈیٹر راج کھنہ مناظرہ کرنے کے بعد اپنی کتابیں بغض میں دیا کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی کے والد ماجد عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) کی لاجواب تصنیف ”مرزائی حقیقت کا انکشاف“ کا انڈیشی زبان میں ترجمہ ہوا جس کے نتیجے میں مانٹشیاہ میں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہو گیا۔

الحمد للہ تعالیٰ آج بھی علمائے اہلسنت بیرون و اندرون ملک شر شر، گاؤں گاؤں، قریہ قریہ تبلیغی کانفرنس، جلسہ جلوس، نشر و اشاعت غرض ہر طرح سے مقام تحفظ ختم نبوت نظام و مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قادیانیوں کے ناپاک عوام کو ناکام بنانے کے لئے مسلسل سرگرم عمل اور دن رات کوششیں رہتے ہیں۔ گذشتہ مئی میں دنیا نے دیکھا کہ حکومت کی جانب سے کی جانے والی ناموس رسالت بل میں ترمیم کے خلاف پارسل اللہ ٹیٹھ کا نمرو بلند کرنے والے عوام اور علمائے اہلسنت نے کس طرح دانا دوبار سے ریگیں چوک تک اپنی جان و مال کی پروا نہ کرتے ہوئے لٹھی گولی کی سرکاز سے برسر پیکار ہو کر پورے لاہور کو میدان کارزار بنا دیا۔ آخر کار حکومت کو ترمیم واپس لینا پڑی۔

تک نظری و تعصب پرستی سے قطعاً جٹ کر اگر ہم امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متعقدین کے معاندین ناقدین کی رد قادیانیت کا جائزہ لیں تو حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ جو آج اہلسنت کی تحفظ ختم نبوت کی مذمت کو گھٹانے دھلانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کا رد قادیانیت میں اس کا عشر مشیر بھی نہیں ہے۔ واللہ یہ محض بڑائی کے واسطے نہیں صرف اور صرف حقیقت کو بیان کرنے کے لئے عرض ہے کہ صرف امام احمد رضا محدث بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ ہی کے چند نم "علاء" کو لے لیجئے۔

۱- مولوی محمد قاسم ہانوتی صاحب کی رد قادیانیت میں کوئی بھی مفصل اور ہموط کتاب سامنے نہیں آئی۔

۲- مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب پیشوائے اول کی کوئی کتاب رد قادیانیت میں موجود نہیں ہے۔

۳- شیخ المند مولانا محمود الحسن صاحب کی کوئی کتاب رد قادیانیت میں ہماری نظر سے نہیں گزری۔

۴- مولانا اشرف علی تھانوی کی سوائے ایک کتاب "الخطاب الملیح" کے اور کوئی قابل ذکر رسالہ یا کتاب سامنے نہیں آئی۔

۵- جمعیت العلماء اسلام مفتی محمود گروپ کے دو اراکین قوی اسلمی غلام غوث ہزاری اور مولانا عبد القیوم نے ۳۰ جون ۱۹۷۳ء کو تمام مکاتیب فکر کی جانب سے قوی اسلمی میں پیش کی جانے والی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دوانے کی قرارداد پر دستخط کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ بارہود اصرار کے دستخط نہیں کئے، آخر کیوں؟

یہ تو صرف ایک تحقیقی و تاریخی جائزہ اور محض آئینے کے طور پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس فتنہ (قادیانی) کی روک تھام کے لئے اپنے ان نیک بندوں سے کام لیا تھا۔ چلتے چلتے ایک الزام اور اس کی حقیقت بیان کرتا چلوں...

## ایک الزام اور اس کی حقیقت

"مرزا غلام قادر جو مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی ہیں احمد رضا خان کے پہلے استاد ہیں۔"

تحقیق اور علمی جستجو سے قطعاً عاری محض سطحی و بازاری قسم کی باتیں کرنے والوں کا یہ عجیب و غریب نیا شوشہ ہے جو آج کل جاری ہے۔

قارئین کرام! امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم مرزا غلام قادر بیگ مرحوم اور مرزا قادیانی کے بھائی غلام قادر قطعاً دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ کسی شخصیت کا نام ہونا کوئی معیوب بات نہیں۔ آج بھی ہزاروں مسلمانوں کے نام غلام احمد ملیں گے حتیٰ کہ دونوں شخصیات کی ولادت حسب و نسب علیحدہ علیحدہ مذکور ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی ... غلام قادر (ابن غلام مرتضیٰ) دنیا نگر کا معزول تھانیدار تھا۔ ۵۵ برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں انتقال ہوا۔

(رکنیں قادیان، صفحہ ۱۱۲ از ابوالقاسم رفیع دلداری)

جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم مرزا غلام قادر بیگ مرحوم و مغفور کے متعلق مولانا ظفر الدین ہمدانی صاحب فرماتے ہیں :

"میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم و مغفور (مرزا غلام قادر بیگ) کو دیکھا تھا۔ گورا چٹا رنگ، عمر تقریباً ۸۰ سال، داڑھی، سر کے بال ایک ایک کر کے سفید، علامہ ہاندھے رہتے تھے۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت دہلی کے پاس تشریف لاتے اعلیٰ حضرت دہلی بہت ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں مرزا

صاحب کا قیام کلکتہ میں رہا۔ وہاں سے اکثر جواب طلب سولات بھیجا کرتے۔  
قلوئی میں اکثر استفتاء ان کے ہیں۔ انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ  
حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ مبارکہ ”تجلی الیقین بان نبینا سید  
المرسلین“ (جو کہ مجلس رضاؒ کے عالمگیرے شائع ہو چکا ہے) تحریر  
فرمایا۔“

(حیات اعلیٰ حضرت ﷺ صفحہ ۳۲۲ از مولانا غفر اللہ بن ہامی)

مذکورہ بالا تفصیلات سے بخوبی واضح ہو گیا کہ یہ دونوں قطعاً الگ الگ

شخصیتیں ہیں۔

- ۱۔ قادیانی کا بھائی ۵۵ برس کی عمر میں فوت ہوا۔ جبکہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے استاد (مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ ابن حکیم مرزا حسن بن بیگ) ۸۰ برس کی عمر میں حیات تھے۔
- ۲۔ قادیانی کا بھائی معزول تھانیدار تھا۔ جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم ایک مدرس، قسم کے موادی و طبیب تھے۔
- ۳۔ قادیانی کا بھائی ۱۸۸۳ء میں انتقال کر گیا۔ جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ۱۸۸۸ء میں استفتاء روانہ کرتے ہیں جس کے جواب میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ”تجلی الیقین“ تحریر فرماتے ہیں۔

علاوہ انہیں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی مرزا مطیع بیگ کے پوتے مرزا عبدالوحید بیگ بریلی اپنی ایک بیان میں تحریر کرتے ہیں :

”حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ یکم محرم ۱۲۳۳ھ بمطابق ۲۵ جولائی ۱۸۱۷ء بمقام لکھنؤ محلہ جموائی ٹولہ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی حکیم مرزا حسن جان بیگ لکھنؤ سے بسلسلہ طبابت بریلی آئے تھے۔ سلسلہ نسب سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ اس لئے قادیانی کہا جاتا ہے۔ مرزا اور بیگ کے خطاب شاہان مغلیہ کے عطا کردہ ہیں۔ مرزا غلام قادر بیگ بھی طبابت کرتے تھے اور دینی تعلیم بلا معاوضہ دیا کرتے تھے۔ حضرت مرزا حکیم غلام قادر بیگ مرحوم و مغفور کا وصال یکم محرم الحرام ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء بمقام بریلی شریف ۹۳ سال ہوا۔ محلہ باقرچنگ واقع حسین باغ میں دفن کیا گیا۔“

(مرزا عبدالوحید بیگ پوتا حضرت مولانا غلام قادر بیگ، ماہنامہ ”سنی دنیا“)

حاضرین و معاندین کو جب امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قاتل اعتراض مولود نہ مل سکا تو ایسے بے بنیاد و لغو الزلمات کا سہارا لے کر عوام کو مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہر حال ہم اس ٹپاک جسارت کی روک تھام کے لئے امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رد قادیانیت میں رسائل کا مختصر پیش کر رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا دامن دلائل و حقائق سے خالی نہیں ہے اس لئے کسی پر طعن و تشنیع و الزام تراشیوں پر یقین نہیں رکھتے۔

میں اپنے انتہائی مشفق و کرم پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب (مرکزی مجلس رضا لاہور) کا بے حد مشکور ہوں جن کی تحریک پر یہ مختصری کوشش آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ مجلس رضا شجاع آباد کے صدر قاری غلام مرغل صاحب، حافظ عمر رمضان چاند صاحب کا ممنون ہونے کے ساتھ ساتھ میں محترم

ماسٹر محمد انوار اللہ خان صاحب اور برادر کرم صاحبزادہ محمد مشتاق احمد اعظمی صاحب کا دلی طور سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے عظیم القصد ہونے کے باوجود امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب و رسائل میں سے اس ناچیز کی ہر ممکن مدد فرمائی۔ ”مجلس رضا“ اس کی اشاعت کا اہتمام کر رہی ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر بارگاہِ رضویہ

محمد انور قریشی

(بانی و ناظم مجلس رضا)

بیرون رشید شاہ گیٹ پرانی غلہ منڈی

شجاع آباد (ملتان)

## امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور ردِ قلابانیت

قلاباں لڑزہ برائنام مرے نام سے ہے  
کہ میں ویراں یہ عمارت بھی کیا کرتا ہوں

تاریخ اسلام کا عظیم ترین سانحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ظاہری تھا جس نے تمام مسلمانانِ عرب و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے حواس پر سستہ کی سی کیفیت طاری کر دی۔ صحابہ کرام کے لئے یہ خیر ناقابلِ یقین معلوم ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے باہمت اور اولوالعزم بھی اپنے ہاتھ میں تنگی کھوار لے کر کھڑے ہو گئے تھے اور کہا تھا کہ ”جو بھی یہ کہے گا کہ رسولِ کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔“

صحابہ کرام ابھی اس جدائی کے صدمے سے مدھمال ہی تھے کہ ایک اور نازک صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ ارتداد و الہوک الیہی آمدھی چلی کہ جس نے سارے ملک عرب کو اپنی پلیٹ میں لے لیا۔ نئے نئے قتلوں نے ختم کیا۔ کہیں لوگ دین اسلام ہی سے منحرف ہو گئے تو کہیں نو مسلم قبائل نے احکام اسلام سے ہاتھ اٹھا لیا۔ کسی نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ بہت سے قبائل نے اسلامی فرائض میں خود ساختہ ترامیم کر لیں اور بقتل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ :

”اس وقت مسلمانوں کی حالت بکریوں کے اس روٹو کی سی تھی جو کشادہ صحرائیں جاؤں کی سرد رات کو بغیر چراہے کے رہ جائے۔“

غلیظہ اول و چاشقین تغیر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پوری سیاسی بصیرت کے ساتھ ان لوگوں سے جہاد کر کے ان تمام فتنوں کو ختم کر دیا لیکن وصال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ سنگین فتنہ جھوٹے داعیان نبوت کا پیدا ہونا تھا۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک نبوت کے خود ساختہ دعویدار دکھائی دیتے گئے۔ چونکہ آپ خبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی فرمادی تھی کہ :

”جنب تک تیس (۳۰) دجال کذاب مدعی نبوت نہ لگیں گے اس وقت تک قیامت نہ ہوگی۔“

چنانچہ ایک طرف طلحہ بن خویلد نے جو کہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتا تھا آپ ﷺ کے مرض کی خبر سنتے ہی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا تو دوسری طرف ”میلہ کذاب“ خود مدعی نبوت بن کر مسلمانوں سے بڑی شدت کے ساتھ ٹکرایا اور آخر کار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا اور بھی کئی نام قبل ذکر ہیں جن میں ایک عورت ”سجاح بنت الحارث“ قبیلہ قحطان کا ”اسود عنسی“ عمان کا ”قطیب بن مالک“ قبیلہ ثقف کا ”مقار ثقفی“ تاریخ میں بہت مشہور ہیں۔ اکثر ایسا کرنے کا مقصد دنیاوی عزت و جاہ حاصل کرنا تھا۔ ان سب کا خاتمہ دور صدیقی چار پہلی صدی ہجری میں ہوا اور یوں وہ لوگ کفر کردار پہنچے۔

اس کے بعد اسلام کی ان آنے والی آئندہ چودہ صدیوں میں دیکھا جائے تو ہمیں تاریخ میں اور بھی کئی جھوٹے مدعیان نبوت، مدعیان مسیحیت، مدعیان مسودیت نظر آئیں گے۔ تاہم وہ اتنی شہرت نہ پاسکے ان کی خیانت سٹ کر رہ گئی کیونکہ اسلامی اقتدار نے ان کا تختی سے قلع قمع کر دیا تھا۔ بہت سے خود اپنی موت

آپ مر گئے۔

اور اب برصغیر پاک و ہند کے قصبہ قادیان (ضلع گورداسپور پنجاب) میں ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو ایک اور مسیحیہ ایلہیخاں پیدا ہوا۔ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی ابن غلام مرتضیٰ (انگریز سرکار کا آہلی و قدار و تنک خوار جسے انگریز نے اپنے سیاسی عزائم کو تکمیل پانے اور مسلمان ہند میں تفرقہ اور اسلام میں دراڑ ڈالنے کے لئے پروان چڑھایا جیسا کہ مرزا خود کہتا ہے :

”میں انگریز کا خود کاشت پودا ہوں“

مرزا غلام احمد قادیانی جوانی میں ہنسٹیا، برصغیر میں مایچولیا اور مرزا جیسے مودی امراض میں مبتلا ہونے کے علاوہ ذہنی اور نفسیاتی مریض بھی تھا اور ساتھ ہی ذہن بھی تھا۔ اس لئے اس نے زندگی کی عسرت اور غربت سے نجات حاصل کرنے کے لئے نبوت کا دعویٰ کیا تاکہ دنیاوی عزت و وقار حاصل کر سکے۔ ابتداً رد عیسائیت اور رد آریہ جیسے موضوع پر کام کیا تاکہ عام مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کر سکے۔ بعد ازاں اپنی جنگ اور پیچیدہ منطقی عبارات سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے لگا۔ زیادہ تر پردے کیلئے لوگ اس کے دام فریب میں پھنسے۔

چونکہ انگریز کا مقولہ تھا کہ ”لڑاو اور حکومت کرو“ اس لئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور دسے شے اس تحریک کو تقویت پہنچانے اور عوام میں مقبول بنانے کا سبب بنے اور رگ مسلمان کے لئے وہ نامور پروان چڑھایا کہ شاید صدیوں اس کا مداوا نہ ہو سکے۔

اس دجال مرزا غلام احمد قادیانی نے تقریباً ۱۸۸۳ء میں اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں مثل مسیح و مسیح موعود بنے اور ۱۹۰۱ء میں آخر کار اپنی خیانت کی استہارہ پہنچ کر نبوت کا مدعی بن بیٹھا۔ اس کے کفریات کی فہرست تو بہت طویل

ہے مگر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

- کبھی کہا میں ”حدیث ہوں“ (توضیح الہرام، صفحہ ۹ از مرزا قادیانی)
- کبھی کہا کہ ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“ (دافع البلاء صفحہ ۱۷۷ از مرزا قادیانی)
- ”میں ابن مریم ٹھہرا“ (مشتی لوح)
- حیات مسیح علیہ السلام کو باطل ٹھہرانے کے لئے سنے سنے قول گھڑے۔
- یسعی مسیح کو جی بھر کر گالیاں، دشنام طرازیں اس کی کتابوں میں مذکور ہیں اور یہ کہہ کر لعنت الہی اور جہنم کا مستحق ہوا کہ ...
- ”سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) بھیجا۔“ (دافع البلاء صفحہ ۱۱۱ از مرزا قادیانی)

اپنے خود ساختہ فرقے کا نام احمدیت رکھا نیز اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا چونکہ اس کی پشت پر انگریز کا ہاتھ تھا اس لئے اس فرقہ کو اچھی خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس دجال نے قرآنی آیات کریمہ کو مسخ کر کے من مانی تفسیریں گھڑ لیں۔ اپنے لوہے وحی آنے کا مدعی ہوا۔

- ”بعض لوگوں تک دیر دیر تک خدا مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔“ (سیرت الہدیٰ، صفحہ ۵۸)
- ”میں سہل سے متواضع (مرزا) کو الہام ہوتا ہے۔“ (خط مرزا اخبار الحکم قادیان، صفحہ ۲۹، جلد ۳)

جبکہ مرزا کے دیگر تمام کفریات شنیعیہ بیشمار اس کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ ایک سہل رواں کی مانند پنجاب کی سرزمین سے یہ فتنہ ابھرا اور پورے پنجاب و دیگر علاقوں کو اپنا پلیٹ میں بٹا کر لے جانے ہی لگا تھا کہ جس طرح حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جھوٹے کذاب دجال و مدعیان نبوت کا خاتمہ کیا اور ان کو نیست و نابود کر کے دم لیا اسی طرح ہند میں بھی ہر چار طرف سے مرزا قادیانی پر لعنت اللہ کی صدائیں بلند ہوئیں۔ ناموس رسالت کے محافظوں نے اس کا بیہنا حرام کر دیا۔ ہر مکاتب فکر کے علماء و مشائخ عظام، بیرون کرام نے بلا تعلق قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے سر و پا کوششیں کیں اور اس کو محدود کر کے رکھ دیا۔ مرزا کے اپنے اقوال و افعال سے اس کے دعوے کی تردید و مذمت فرمائی۔ اس کے دست راست حاکم انگریز کے عین و غضب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کی پر زور مخالفت کی اور غلام کو اس فتنہ سے بچانے کے لئے اپنے گھریا چھوڑ کر اس فتنہ کے دم قاتل آن گھڑے ہوئے۔ جان کو جان اور آن کو آن نہ سمجھتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے سینہ سپر ہو گئے۔ اس جدوجہد میں امام اہلسنت مجدد دین و ملت قاطع شرک و بدعت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کردار ادا کیا وہ تمام عالم اسلام اور اہلسنت کے لئے قابل فخر ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے اس کارنامے کو ہمیشہ تاریخ میں مدون یاد رکھا جائے گا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتنہ مرزائیت کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسم صدیقی ادا کرتے ہوئے اپنے خانہ خنجر خوشنوار و برق و بار سے اس آشیانہ باطل پر وہ قیامت نازل فرمائی کہ قادیانیت مایہ بے آب کی طرح تڑپ کر رہ گئی حتیٰ کہ سٹ گئی۔ واقعی ۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عود کے سینے میں غار ہے  
کے چارہ جوئی کا دار ہے کہ یہ وار دار سے پار ہے

دش و غیرت اسلامی نے اس مفتی اعظم کو بے چین و بے قرار کر دیا تھا۔

حرمت اسلام کی خاطر اپنے پرانے کی تیرہ نہ کرتے ہوئے سید پر ہو گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دین اسلام کا یہ بے باک نقیب اپنی تمام زندگی کو فتنوں کے حاسبہ میں گزار دیتا ہے۔ دینائے اسلام کا یہ نامور مفتی اپنے بے لاگ فتوؤں سے غیرت اٹھانی سے سرشار ہو کر خاص کر فتنہ مرزائیت کے خلاف برسریکار نظر آتا ہے۔ آپ اور آپ کے خلفاء، تلافیہ، مریدان، یاسفا اور عقیدت مندوں نے تحریر، تقریر، مناظرہ، مباہلہ، مباحثہ غرض ہر طریقہ سے مرزا کی رد میں کتب و رسائل کا انبار لگا کر مرزائیت کا ٹالھہ بند کر دیا۔

قاری عین کرام! اس مختصر سے پمفلٹ میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ان مسامی جیلہ کا مختصر عکس ملاحظہ فرمائیں گے جو کہ آپ نے خاص اس فرقہ قادیانی کی سرکوبی کے لئے انجام دیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے جواب میں مشہور کتابیں جو آپ نے لکھیں اور شائع ہو کر منظر عام پر آئیں مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

### قادیانی مناظر

شیریشہ الحبستہ ابوالفتح مولانا محمد حشمت علی خان صاحب مناظر اسلام راوی ہیں کہ ایک روز بعد نماز عصر ایک قادیانی مناظر بغرض بحث و مباحثہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے غیثیت دجل قادیانی کے کفر قطعیہ نقیبہ پیش فرمائے تو قادیانی مناظر لا جواب ہو گیا اور آخر کار عاجز ہوتے ہوئے کہنے لگا :

”وہ ہمارے حضرت مرزا صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی کتاب ”البریۃ“ میں لکھا ہے کہ خدا نے میرا نام غلام احمد قادیانی رکھ کر بتایا کہ تیرہ سو

سال بعد تیرا ظہور ہو گا کیونکہ غلام احمد قادیانی کے عدد بھی تیرہ سو ہیں اور جس وقت ہمارے حضرت (مرزا قادیانی) نے دعویٰ نبوت کیا تھا اس وقت بھی ۱۳۰۰ھ کا زمانہ تھا۔“

امام الحبستہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دجال کی اس تحریفانہ عدوی حساب کے فوراً پرچے اڑا دیے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم و فنون نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هل انبکم علی من تنزل الشیطان تنزل علی کل افاک اثیم ○ یلقون السمع و اکثرهم کذبون ○ (ترجمہ) ”کیا میں تمہیں بتا دوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان“ اترتے ہیں بدست بہتان والے گنہگار پر شیطان اپنی سنی ہوئی ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔“

اس آیت مبارک کے عدد مبارک بھی پورے تیرہ سو ہیں تو گویا رب عزوجل نے اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ۱۳۰۰ھ میں ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا جس کے مشہور نام کے عدد بھی تیرہ سو ہوں گے۔ وہ بھی انہی بڑے بہتان والے گنہگاروں میں سے ہو گا۔ وہ ہرگز مسلم و مہملی نہ ہو گا بلکہ شیطانی ہو گا اور اس پر شیطان اترا کریں گے اور اس پر شیطانی وحی نازل ہوا کرے گی اور وہ اکثر جھوٹے ہیں۔

(تجلیات الحبستہ، صفحہ ۲۱۰ از قاری محمد طیب صاحب دانا پوری)  
قادیانی مناظر نا کام و نامراد ہو کر واپس چلا گیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو علم الاعداد پر پوری دسترس حاصل تھی۔



چونکہ مجدد ملت اسلامیہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شروع ہی سے اکثر وقت تصنیف و تالیف میں گزرتا تھا اس لئے آپ کو جمع میں تقاریر کرنے کے بہت کم مواقع میسر ہوئے۔ جہاں سے باطل فرقوں کے مناظر چلیں کرتے وہاں اکثر اپنے صاحبزادوں، خلفاء کو دعائے کے ساتھ روانہ فرماتے اور آپ کتب و رسائل کے ذریعے باطل فرقوں کی تردید و مذمت فرماتے رہتے۔

”جب دین میں کوئی نیا فتنہ الفتا سب سے پہلے حضور (امام احمد رضا) کے زبان و قلم کو حرکت ہوتی اور کامل استیصال فرما کر چھوڑتی۔ خیال کرتا ہوں کہ ہر فتنہ انگیز کو فتنہ پھیلانے سے قبل یہ خیال مدت امت تک باز رکھنا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیف زبان و نیزہ قلم کا کیا جواب ہو گا۔“

(وصلیا شریف، صفحہ ۲۴ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

## ۱۔ جزاء اللہ عدوہ بایانہ ختم نبوة

(دعائے خدا کے ختم نبوت سے انکار پر خدائی جزاء)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر دلائل مفصل طور پر تاریخی حوالہ جات سے ثابت کرنے کے لئے ۱۱۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں تصنیف فرمائی جس میں مسائل جناب شیخ خدا بخش سکنہ محلہ سوئی گری کی پزل سے ۱۹ ربیع ۱۳۱۷ھ کو استفسار فرمایا تھا کہ۔۔۔

”حضرت علی و فاطمہ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنے و ثابت کرنے والے کے کیا احکام ہیں اسے سید کہتا ہوا ہے یا نہیں؟“

اگرچہ مرزا قادیانی کی کسی کتاب کے جواب یا رد میں یہ کتاب نہیں لکھی

مئی لیکن اصل مقصد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت ثابت کرنا ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد رسول مقبول ﷺ کے کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض قرار دیا ہے اور ختم نبوت کے منکر کو کافر قرار دیتے ہیں۔ آیات قرآن کریم کے علاوہ تقریباً ایک سو بیس (۱۳۰) احادیث مبارکہ اور تقریباً تیس (۳۰) فصوص تحریر فرمائیں جیسا کہ اس کے تعارف میں خود فرماتے ہیں :

”اللہ و رسول نے مطلقاً نئی نبوت تازہ فرمائی۔ شریعت جدیدہ وغیرہ کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتاً ”خاتم“ بمعنی آخر بنایا۔ متواتر احادیث میں اس کا بیان آیا ہے۔ صحابہ کرام سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی نام پر اعلان کیا۔ تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفاء خلفاء آئمہ مذاہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا۔“

”فقیر غفرلہ المولیٰ القدر (احمد رضا) نے اپنی کتاب (جزاء اللہ عدوہ بایانہ ختم نبوة) جس میں اس مطلب ایمانی پر صلاح و سنن، اسامید و معانیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر پر ارشادات ائمہ، علما، قدیم و حدیث مبارک عقائد در اصول فقہ و حدیث سے ۳۰۰ فصوص ذکر کئے۔ واللہ۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، صفحہ ۵۹)

مسند امام احمد شریف و تہذیب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پاک بھی نقل کر کے رافضی حضرات کا شک و شبہ دور کر دیا ہے کہ لوکان بعد نبی لکان عمر بن الخطاب ”اگر میرے (حضور ﷺ) بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔“

آخر میں مولانا شیخ احمد کی مدرس کہ کمرہ کی زور دار تقریظ موجود ہے۔  
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبوت سے متعلق علمائے بدایوں، لاہور، حیدر آباد،  
دکن، دہلی، کلکتہ، سارنپور، دیوبند، گنگوہ کے فقاہی جات درج ہیں۔ سائل کا  
جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”مناہج کو سید نہ کہو، سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔“ (ہزاء اللہ عددہ  
بہائیت ختم نبوت، صفحہ ۷۵ مطبوعہ لاہور)

## ۲۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(جھوٹے مسیح پر عذاب و عقاب)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی در  
میں یہ خاص رسالہ مشتمل بر صفحات ۲۳ مستفتی مولوی عبدالغنی ساکن امرتسر  
کے جواب میں ۲۱ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ قریباً ۱۹۰۲ء میں قلمبند اور شائع فرمایا۔ یعنی مرزا  
قادیانی کے دعویٰ نبوت کے تقریباً ایک سال بعد سائل کا سوال تھا کہ مرزا قادیانی  
ہونے کے بعد مسئلہ زوجیت کے کیا احکام ہیں۔ اول صفحات میں امرتسر کے دس  
علماء کے فتوؤں کے خلاصہ جات درج کئے گئے ہیں جن میں بالاتفاق مرزا قادیانی کو  
کافر قرار دیا گیا ہے۔ نیز مشکوٰۃ کے زوجیت سے علیحدہ ہونے اور مرد وغیرہ کے احکام  
صادر کئے گئے ہیں۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ چھ پر مرزا کو مسیح  
دجال علیہ اللعن والنکال کا لقب دے کر مرزا قادیانی کی کتب (ازالہ ابہام،  
توضیح المرام، دافع البلاء، براہین احمدیہ، معیار الاحیاء) وغیرہ سے قادیانی کے بیشتر  
مشہور مشہور کفریہ عقائد تحریر فرمائے ہیں۔ ساتھ ہی ان کا زور وار رد بھی فرماتے

کے۔ ایک قادیانی تاویل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”قادیانی اس تاویل کی آڑ میں کہ یہاں نبی و رسول کے معنی لغوی مراد  
ہیں۔ یعنی خردوار یا خیر بدندہ اور فرستادہ، مگر یہ محض ہوس لول صریح لفظ میں تاویل  
نہیں سنی جاتی۔ فقاہی ہندیہ میں ہے کہ کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے  
کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں پیغام پہنچانے والا ابلیشی ہوں کافر ہو جائے  
گا۔ لغوی معنی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرصی رسالت نبوت مقصود اور  
کفر و ارتداد یعنی قطعی موجود۔“

آیت قرآنی، حدیث مبارکہ و دیگر فقاہی سے تحریر درج کرنے کے بعد  
واضح الفاظ میں قادیانیوں سے متعلق احکام میں فرماتے ہیں :

”ان اقوال مذکورہ کا قائل پیاک، کافر، مرتد، کذاب، بچاک ہے۔ اگر  
یہ اقوال مرزا کی تحریر میں اسی طرح ہیں تو واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان  
اقوال یا ان کے امتثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔“ (السوء  
والعقاب علی مسیح الکذاب، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

دوسری جگہ صرف کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھنے والے حضرات کو مخاطب

کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”اس مرزا قادیانی کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر وہ اراکین  
بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال نجس الایوال کے متعقد بھی نہ ہوں  
مگر جبکہ صریح کفر وہ کلمے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے  
ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار ہیں۔“ (السوء والعقاب علی المسیح  
الکذاب، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

## قلایانیوں کے احکام

- "یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان (قلایانیوں) کے احکام بعینہ مرتبہ کے احکام ہیں۔"
- "جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔"
- "جو اس (مرزا غلام احمد قلایانی) کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً ثور کافر ہے۔"

(السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۱ مطبوعہ لاہور)

آخر میں سائل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

"شوہر کے کفر کرتے ہی عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے۔ اب اگر سبے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توہ کے یا بعد اسلام و توہ عورت سے بغیر نکاح جدید کے اس سے قرہت کرے زنائے محض ہے۔ جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں وائر و سائر ہیں۔" (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۱ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ لاہور۔)

## ۳- حسام الحرمین

محمد باقر حاضری و ملت ظاہرہ مفتی اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی مشہور و معروف تصنیف ہے جو کہ عربی زبان میں ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مولانا حسنین رضا خان صاحب نے "بین احکام و تصدیقات امام" کے نام سے کیا ہے۔ یہ ایک مفصل فتویٰ پر مشتمل ہے جو کہ ۱۵۸ صفحات پر محیط ہے۔ اسے مکتبہ نبویہ رنج بخش روڈ لاہور نے شائع کیا۔ اس پر تجاویز شریف کے ۳۷ علمائے

کرام و مفتیان شرع نے اپنی تصدیقات درج کیں۔ ان مفتیان کرام نے برہا آپ کی علیت کا اعتراف کرتے ہوئے آپ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) کو "مجدد برحق" کا لقب عطا فرمایا۔ یہ کتاب ہند میں نئے پیدا ہونے والے فتنوں و فرقوں کے عقائد باطلہ کفریہ اور ان کے متعلق شرعی احکام پر مشتمل ہے۔ ان میں بھی سرفہرست میں خاص فرقہ یعنی مرزا غلام احمد قلایانی ہے۔

۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۳ء میں یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس فرقہ کے متعلق فرماتے ہیں :

"ان میں سے ایک فرقہ (مرزائیہ) ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے۔ غلام احمد قلایانی کی طرف نسبت، وہ ایک دجال ہے۔ جو اس زمانہ میں پیدا ہو کر ابتداً مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اس نے سچ کہا کہ وہ مسیح و دجال کذاب کا مثل ہے۔۔۔ اپنی کتاب (براہین غلامیہ) احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتاتا یہ بھی شیطان ہی کی دقت سے ہے۔۔۔ پیشین گوئیوں میں اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے۔۔۔ یعنی اختلافات کی سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ اس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اس کو ابن مریم بنالیں، مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ کے فضائل انہوں نے پڑھنا شروع کئے تو لڑائی کے لئے اٹھا اور عیسیٰ علیہ السلام میں عیب اور خرابیاں بتانا شروع کیں۔ اس کے کفریات ملعونہ اور بدست ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے بچا دے۔" (حسام الحرمین، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

عقائد مرزا کو مختصر طور پر تحریر کرنے کے بعد فتوے کے آخر میں فرماتے ہیں "خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ (طائفہ مرزا قلایانی) سب کے سب کافر، مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔" (حسام الحرمین، صفحہ ۳۲ از امام احمد رضا

رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور

### ۳۔ الجواز الدیانی علی المرتد القادریانی

(قادریانی مرتد پر خدائی تلوار)

فاتح قادیانیت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب مطاب آخری تصانیف سے ہے جو کہ ۳ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ کو مستغنی شاہ میر خاں قادری ساکن پٹیلی بھیت کے سوال کے جواب میں کپڑوں سے شائع ہوئی۔ ۱۹۸۳ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور نے اسے دوبارہ شائع کیا۔

یہ رسالہ خاص مرزا قادیانی کے مسئلہ وفات مسیح کے رد میں لکھا گیا ہے۔ ساکن نے ایک آیت قرآنی اور ایک حدیث مبارکہ پیش کر کے (جس سے قادیانی عیسٰی علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے تھے) یہ دریافت فرمایا تھا کہ آخر اس استدلال کا جواب کیا ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ استدلال کا جواب دینے سے پیشتر قادیانیوں کے اس بحث میں الجھانے کے اغراض و اسباب بتائے اور پھر ملت و دج سے واضح کیا کہ آیت قرآنی قادیانیوں کے لئے دلیل نہیں بن سکتی فرماتے ہیں :

”قبل جواب ایک امر ضروری ہے کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے معلوم کرنا لازم ہے۔ بے دینوں کی بڑی راہ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریات دین کا اور بحث چاہیں کسی جگہ پھلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش و ست و پاؤں ہو۔“

مزید فرماتے ہیں :

”حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا واکرم و علیہ الصلوٰۃ

و السلام کی بحث پھیرتے ہیں جو کہ ایک فری سئل خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اسلامی مسئلہ ہے جس کا انکار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں۔ نہ ہرگز وفات مسیح ان مرتدین کو مفید۔“

(الجواز الدیانی علی المرتد القادریانی، صفحہ ۳۰ از امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مولانا مولوی نسیم الدین صاحب مراد آبادی، مولانا مولوی ظفر الدین صاحب بہاری، مولوی احمد افتخار میرٹھی، احمد علی صاحب میرٹھی، مولوی رحمہ اللہ، مولانا مولوی احمد علی صاحب اعظمی یہ خلفاء حضرت آریہ مناظر رام چندر وغیرہ سے مناظرہ کر کے مظفر و منصور واپس آکر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

”قادریانی وغیرہ تو یہی چاہتے ہیں کہ اصول چھوڑ کر فروعی مسائل میں گفتگو ہو۔ انہیں ہرگز یہ موقع نہ دیا جائے۔“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۱۰۰)

”ان (مرزائیوں) کا مقصود اس افتراء سے وفات مسیح ثابت کرنا ہے اور جب وفات مسیح ثابت ہو جائے گی تو ان کے نزدیک نزول نہ ہو گا تو ایک مثال کا نزول بنانا پڑے گا۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۳۳۶ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

مسئلہ حیات و نزول مسیح کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے اس رسالہ مبارکہ میں شروع میں تقریباً چھ آیات قرآنی، دو احادیث مبارکہ پیش کر کے ان مرزائیوں کے استدلال کا جواب دیا ہے۔

مرزا کے بارے میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات

”بفرض باطل ابنہم بر علم، پھر اس سے قادیان کا مرتد، رسول اللہ کا مشر

کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر، اس کے کذب، اس کی وقاحتیں، اس کی فضیلتیں، اس کی جہالتیں، اس کی بیباکیوں، اس کی بیباکیوں کہ عالم آشکار ہیں پھپھکیں گی اور جہاں میں کوئی عقل و دین والا ایسے کو جبرئیل کا مثل مان لے گا؟“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۲۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

### قلایانیوں کی چالاکی

”یہ مرزا بیٹوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو خوش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا چاہے نہ کہ رسول اللہ کی مثل۔ قلایانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسلک کے ناسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۲۶، از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

امام احمد رضا فاتح قلوبانیت سیدنا مسیح علیہ السلام کے مشہور اوصاف جلیلہ و معجزات کثیرہ جو کہ قرآن مجید میں مذکور ہیں لکھنے کے بعد قلایانی وجہاں سے موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

”ظاہر ہے کہ قلایانی ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثل مسیح ہو گیل۔“ (از امام احمد رضا رحمہ اللہ) شہر نقل کر کے فرماتے ہیں ”بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثل مسیح نہیں۔“

### قلایانی کے سفید جھوٹ

”قلایانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ جھڑی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قاراں و قلابانیہ کے محفوظ از ظالمون رہنے کی پیشین گوئی دیتا ہے۔“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۲۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

امام احمد رضا رحمہ اللہ

تقریباً ۱۸ آیات قرآنی تین احادیث مبارکہ اور تفسیر العمادی النواری التفسیریل، تفسیر عنایت القاضی دمع الباری سے عبارات وغیرہ درج فرما کر قلابانیوں کے وفات مسیح کے مسئلہ کا زور دار رد فرمایا ہے۔

آخر میں امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

والمرزانیۃ لعنا کباراً ”میں (امام احمد رضا رحمہ اللہ) کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو۔“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۳۹، از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

### ۵۔ الصارم الربانی علی اسراف القلابانی

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب حجت الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب نے سب سے پہلے قلابانی کی رد میں کانپور سے موصول ہونے والے ایک استفتاء کے جواب میں یہ رسالہ ”الصارم الربانی علی اسراف القلابانی“ قلمبند فرمایا جو کہ پہلے ماہنامہ ”تحفہ خفیہ“ کے کئی شماروں میں مسلسل قسط وار شائع ہوتا رہا بعد ازاں یہ کتابی صورت میں ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں بریلی سے شائع ہوا جس میں حیات مسیح کے متعلق مفصل بحث ہے۔ مرزا غلام احمد قلابانی کے مثل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا گیا ہے۔ خود امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس رسالہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

”پہلے اس اوعائے کاذب (مرزا) کی نسبت سارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی ”الصارم الربانی علی اسراف القلابانی“ مسی کیا۔ یہ رسالہ حامی سنن، مای قنن، ندوہ فتن، ندوی قلن، مکرمنا قاضی عبدالوحید

صاحب خفی فردوسی "صمیمین عن الفتن" نے اپنے رسالے مبارکہ متحدہ حنیفہ میں کہ عظیم آلہ سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرما دیا۔ بھلا اللہ تعالیٰ اس شرمیں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں۔" (السوء والعقاب والنجاسۃ الکذاب، صفحہ ۴ از امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

## ۶۔ المبین ختم النبین

۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مولوی ابوطاہر بنی بخش صاحب سکند بہار شریف نے لفظ "خاتم النبین" میں الف لام عمد خارجی سے متعلق ایک استفتاء مرتب کر کے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا جس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا، آپ فرماتے ہیں :

"حضور پر نور خاتم النبین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تکرار و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے۔ جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے۔" (المبین ختم النبین صفحہ ۹۷)

"یعنی جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور علیہ السلام کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے۔"

"یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبین سے یہی سمجھا ہے" وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہو گا اور تمام امت

نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں۔ تو جو شخص لفظ خاتم النبین میں النبین کو اپنے عموم اور استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات بھٹوں کی بک یا سراسی کی بک ہے۔ اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں۔ اس نے نص قرآنی کو بھٹایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔" (المبین خاتم النبین صفحہ ۹۹ بشمول رسائل رد مزائیت از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ لاہور)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تبلیغ ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ ضیث اس سے اپنی نبوت جہانا چاہتا ہے۔" (المبین خاتم النبین صفحہ ۱۰۱ بشمول رسائل رد مزائیت از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ لاہور)

## ۷۔ قمر الدیان علی مرتد بقادیان

(مرتد قادیانی پر تہراتی)

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں آپ کے برادر کرامی جناب حضرت مولانا مولوی محمد حسن رضا خاں صاحب کی زیر ادارت قادیانیوں کی رد و مذمت میں ایک ماہوار رسالے کا اجرا فرمایا جس کا عنوان تھا "قمر الدیان علی مرتد بقادیان" جو قادیانیوں کی اچھی طرح خبر لیتا تھا اس ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء کا ایک شمارہ جو کہ ۱۹۰۵ء میں لاہور سے دوبارہ سید ابوب علی رضوی



کے ذریعہ اہتمام طبع ہوا ہمارے زیر نظر ہے۔ رسالے کے اجراء کی وجوہات بیان کرتے ہوئے حسن رضا خاں صاحب فرماتے ہیں :

”رسالہ باہواری رد قادیانی کی ابتدا حکمت الہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار چاہلانہ شخص اس کے (مرزا) مرید ہو آئے۔ مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریف ان سے میل جول، ارچا، سلام و کلام یک لخت ترک کر دیا۔ دین میں فساد مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین“ (قرالدیان علی مرتد بقیان، صفحہ ۳ مطبوعہ لاہور طبع جانی)

قادیانی ”خانوہ اعلیٰ حضرت“ رحمۃ اللہ علیہ کے رد و مذمت سے عاجز ہو گئے۔ اشتہارات میں جگلی گویج، علمائے اہلسنت کو گالیاں، بدزبانی، انگڑی بستانی، کلمات شیطانی پر اتر آئے اور آخر کار تک آکر ایک مناظرے کا چیلنج دے دیا۔

قادیانیوں کے مناظرے کے اشتہار تمام (اطلاع ضروری) کے جواب میں مناظرے کے لئے حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب کی طرف سے رسالہ ”ہدایت نوری“ جو اب اطلاع ضروری شائع کیا گیا جس میں حسن رضا خاں صاحب فرماتے ہیں :

ہاں ہاں قادیانیوں کو تیار رہنا چاہئے اس سخت وقت کے لئے جب واحد تبار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور بھولے مسیح جھوٹی وحی کا سب جال بچ بھونہ کھل جائے گا۔ (قرالدیان علی مرتد بقیان، صفحہ ۶)

جبکہ دوسرے شمارے میں دعوت مناظرہ شراکت و طریق مناظرہ مندرج ہیں جن کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ قادیانیوں کے وہ رسائل پمفلٹ اشتہارات وغیرہ دستیاب نہ ہو سکے جن میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور خانوادہ امام احمد رضا کو

گالیاں، بدزبانی کا نشانہ بنایا گیا ہے جس کا ذکر مولانا صاحب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں۔ حاشا للہ ہرگز نہیں بلکہ ان دل کے مریضوں اور ان کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو کھلی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شستہ دہنو! تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی زبانی نہیں، قادیانی ہمارے ہوش سے علماء ائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا وطن ہے۔ استغفر اللہ!“ (قرالدیان علی مرتد بقیان، صفحہ ۶ مطبوعہ لاہور)

بقیہ رسالے میں تفصیلاً ”وہاں مرزا قادیانی کے کفریات، اللہ کے محبوبان، اللہ کے رسولوں حتیٰ کہ خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی کچھے دار گالیاں نقل فرمائی ہیں۔ فرماتے ہیں :

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا کیوں مسلمانو! جو قرآن پاک کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر۔“ (قرالدیان علی مرتد بقیان، صفحہ ۱۲)

”مسلمان تو کذب قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے مٹھا کافر، مرتد، زندیق، بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول ہیں کہ اور کفر پر کفر چڑھے۔ اللہ لعنہ اللہ علی الکفرین۔“ (قرالدیان علی مرتد بقیان، صفحہ ۱۲ مطبوعہ لاہور)

## ۸۔ المدح الدینیانی علی راس الوساوس الشیطانی

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادگان، برادر گمراہی نے قادیانیوں کے خلاف جو کچھ لکھا اس کی مختصر جھلک آپ ملاحظہ کر سکتے



ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے رسائل، پمفلٹ، کتابیں ہیں جو کہ شائع ہونے کے بعد گوشہ گمنامی میں چلی گئیں۔ مذکورہ بالا رسالہ آپ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے نے دو قادیانیت میں لکھا ہے۔ مگر افسوس کہ تلاش بسیار کے باوجود مذکورہ رسالہ دستیاب نہ ہو سکا۔

## قادیانیوں کے احکام

قادیانی مرتد ہیں

”احکام دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اور مرتدوں میں سب سے خبیث تر مرتد منافق، قادیانی، نجیری، چکڑالوی کہ کلمہ پڑھتے، اپنے آپ کو مسلمان کہتے، نماز وغیرہ افعال اسلام بظاہر نبھاتے، بائیں ہاتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرستے یا ضروریات دین سے کسی شے کا انکار دیکھتے ہیں۔ ان کی اس کلمہ گوئی و ادعائے اسلام اور افعال و اقوال میں مسلمانوں کی نقل اٹارنے ہی نے ان کو اخبث و افرور اور ہر کافر اصل یهودی، نصرانی بت پرستی، مجوسی سب سے بدتر کر دیا کہ یہ آکر چلنے، دیکھ کر اٹلے، واقف ہو کر اونٹن سے۔“

(احکام شریعت، صفحہ ۱۳۳ از امام احمد رضا رحمہ اللہ، مطبوعہ شیعہ بریلورز لاہور)

قادیانی کے پیچھے نماز : ”قادیانی چکڑالوی وغیرہم ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۸ از امام احمد رضا رحمہ اللہ، مطبوعہ لاہور)

قادیانی کا زوجہ : ”ان سب قادیانی کے ذمے محض نجس و موار حرام قطعی ہیں۔ اگرچہ لاکھ بار نام افی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بننے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۲ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

قادیانیوں کو زکوٰۃ : ”زکوٰۃ کا روپیہ قادیانی کو دینا حرام اور اگر ان کو دے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۵۹ از امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور)

قادیانی کی نماز چٹاڑہ : ”قادیانی و غیرہم کفار مرتدین کے جنازہ کی نماز انہیں جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔“ (مفہومات اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ، صفحہ ۹۸ از امام احمد رضا، مطبوعہ پروگریس بکس لاہور)

قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والوں کے احکام

”قادیانی کو اس فعل مسلمان سے (یعنی قادیانیوں سے بائیکاٹ) سے مظلوم جانے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔ یہودی اپنے شوہر پر حرام ہوگی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے۔“

(احکام شریعت، صفحہ ۱۹۷ از امام احمد رضا رحمہ اللہ، مطبوعہ لاہور)

قادیانیوں سے قربت داری

”اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے، اس بناء پر یہ تعزیر (شدائی) کی تو خود کافر و مرتد ہے۔ علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاثبات فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے تو پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے میں جانا حرام، اے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، صفحہ ۵۸ از امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ)

## مجدد وقت کیلئے

”ہمت سے لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتے ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ... مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا۔ ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶ صفحہ ۸۱)

## قادیانیوں کی نماز و خطبہ

”نہ قادیانیوں کی نماز ہے نہ ان کا خطبہ، خطبہ کہ وہ مسلمان ہی نہیں۔ اہلسنت اپنی آذان کہہ کر اس مسجد میں اپنا خطبہ پڑھیں، اپنی جماعت کریں، یہی آذان و خطبہ و جماعت شرعاً معتبر ہوں گے اور اس سے پہلے جو کچھ قادیانی کر گئے باطل مردود محض تھا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۳ صفحہ ۷۷۹ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لائل پور)

## مرزائی کا نکاح

”مرزائی مرتد ہیں۔ کما صو بین فی حسام الحرمین اور مرتد مرد ہو یا عورت اس کا نکاح کسی مسلمان یا کافر اصلی یا مرتد غرض انسان یا حیوان جہاں بھریں کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے ہو کا زنا محض ہو گا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۳۳۳ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

## مرتد قادیانی

”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو تو وہ مطلقاً کافر و مرتد ہے۔ اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لئے مائے قال اللہ تعالیٰ ولكن الرسول اللہ خاتم النبیین و قال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا خاتم النبیین لا نبی بعدی لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر اسے معاذ اللہ کج موعود یا مدعی یا مجدد یا ایک اونٹنی درجہ کا مسلمان جانتا ورنہ اگر وہ اس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں اونٹنی شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔“ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۱۳۸ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

## امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام اہلسنت کے نام

اپنے محبوب اہلسنت والجماعت کو بڑی ہی محبت و شفقت آمیز لہجہ میں نصیحت و وصیت کرتے ہوئے مجدد دین ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

”تم (اہلسنت) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھولی بھیریں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں ہرکا دیں، تمہیں قتلے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ قادیانی ہوئے، پکڑالوئی ہوئے، غرض

کتے ہی فرستے ہوئے نور سب سے نئے گاندھوی ہوئے  
جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب  
بھیڑے ہیں، تمہارے ایمان کی ٹاک میں ہیں، ان کے  
حلوں سے اپنے ایمان کو پہنچو۔

(وصایا شریف، از امام احمد رضا رحمہ اللہ، صفحہ ۶ مطبوعہ بریلی)

## ماخذ و مراجع

- جزء اللہ عددہ بلیغ ختم نبوة از امام احمد رضا رحمہ اللہ مکتبہ نبویہ لاہور  
السوء والعقاب علی المسح الذباب از امام احمد رضا رحمہ اللہ مکتبہ نبویہ لاہور  
حسام الخیرین شریفین از امام احمد رضا رحمہ اللہ مکتبہ نبویہ لاہور  
انجرازا الدیانی علی مرتبہ القادیانی از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور  
الحسن ختم النبیین از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ رضائفونڈیشن لاہور  
مکتوبات اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور  
احکام شریعت از امام احمد رضا رحمہ اللہ شعیب برادرز لاہور  
اعطایا النبویہ القادیانی الرضویہ ج ۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ سنی دارالاشاعت  
اعطایا النبویہ القادیانی الرضویہ ج ۳ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ سنی دارالاشاعت  
اعطایا النبویہ القادیانی الرضویہ ج ۵ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مکتبہ نبویہ لاہور  
وصایا شریف مرتبہ ولانا حسین رضا مطبوعہ جماعت مبارک  
رضائے مصطفیٰ، بریلی  
الصارم الربانی علی اسراف القادیانی از مولانا خالد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ بریلی  
قرالدیان علی مرتبہ قادیان از مولانا محمد حسن رضا مطبوعہ ۱۹۵۳ء لاہور  
الدع الدیانی علی راس الوساوس از مولانا خالد رضا مطبوعہ عدم دستیاب  
اشیغانی  
رپورٹ تحقیقاتی عدالت از جسٹس محمد منیر مطبوعہ حکومت پنجاب پاکستان

## مجلس رضا شجاع آبادی زیر طبع مطبوعات

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور اصلاح امت (از محمد انور قریشی)

معاشرے میں پائے جانے والے غلط عقائد، ہندوانہ رسم و رواج، بے بنیاد و بے سرو پا خیالات و نظریات، اوہام، باطلہ، بدعت اور شرکیہ امور کے خلاف امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور طریقے سے جہاد فرمایا اس رسالے میں مختصری جھلک ملاحظہ فرمائیں گے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور دو قوی نظریہ (از محمد انور قریشی)

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ایک جید عالم دین، عظیم مفسر و فقیہ اعظم تھے لیکن ہندوپاک کی سیاست پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ تحریک خلافت کے پس منظر میں لکھی جانے والی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب المحجة المومنة فی آية الممتحنہ کی روشنی میں سب سے پہلے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے دو قوی نظریہ کی راہیں استوار کیں، اسی نظریہ پر علامہ اقبال نے دو قوی نظریہ پیش کیا، ایک حقیقت افروز تحریر۔

امام اہلسنت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ (از محمد انور قریشی)

فلاحِ قادیانیت، مجددِ دین ملت، فخرِ علمائے عرب و عجم، ملت اسلامیہ کے عظیم مفکر، عظیم محدث، عظیم فقیہ، امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانحی خاکہ پر مبنی تعارفی پمفلٹ جو ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر مجلس رضا سے مفت حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید

## السؤال العقاب على لمسح الكتاب

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت عالم اہل سنت، تاجِ یدت مجددِ مائتہ ماضیہ  
امام تہمت طاہر مولانا الحاج الشاہ احمد رضا خاں بریلوی  
قدس سرہ

مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور  
۲۳ روپے

فتوے حضرت محمد الماتر الماثر امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه

الاکبرین عندہ رب انی اعوذ بک من هزات الشیطان واعوذ بک من رب ان  
یحضرہ۔ اللہ عز وجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و کمال  
سے بچائے۔ تماری دینی مزا کا اپنے آپ کو شیخ و مشائخ کما تشہدہ افاق ہے اور مجسم  
انگہ علی

عیب جسے جملہ جہنمی برہنہ نیز گو

فیہ کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے مزا کے سبب و دل میں سے اسے شک نہیں  
مگر لاد اللہ تعالیٰ عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ جہاں علیہ اللعن والکمال پہلے اس اوماٹے  
کا آپ کی نسبت سہار پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک صیو جواب دلا وہاں فاضل فوہان  
مولوی مامد رضا خان رحمہم حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور نام تائیدی القاسم السربانی علی  
اسراف القادیا فی سبکیا یہ رسا و ماہی سنن ماہی نقی نہر و شکی مددی لکھن کو سنا قاضی  
عبد الوہید صاحب جہنمی فردوسی سبعین من الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ حضرت خلیفہ میں برقیہ کا  
سے اہر شاہ ہے ہوتا ہے طبع فرادیا کھلا تھا لی اس شہر میں مزا کا واقعہ فرمایا اور عز وجل  
قادر ہے کہ کبھی فلاسے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں عجیب ہجرت ہے جو احوال غلو اس کی  
کتنے برس سے ہر نشان صفحات نقل کیے شیل سے ہونے کے ادعا کو شہادت و ہماست میں  
اُن سے کچھ نسبت نہیں اُن میں صاف صاف انکار و رد بات ہیں اور ہر جہت و کفر و ارتداد  
میں سے تفریق میں سے بعض کی اہمائی تفصیل کرے۔

مزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام آزالہ اہم ہے اس کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے

کفر اول میں احمد بن حنبلہ مبعوث رسول یاقی من بعدی اسید احمد

میں راوی ہے کہ یہ کہہ کر سیدنا محمد ربانی علیہ السلام روح اللہ علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے نبی اسرائیل سے فرمایا کہ کھلا کھلا کہہ دو کہ تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے

تو بت کی تصدیق کرنا اور اس رسول کی خوشخبری سنانا ہوا اور میرے بعد شریعت لا بڑا ہے

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ

☆ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات و افکار کی  
ترویج و نشر و اشاعت۔

☆ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی غیر مطبوعہ و نایاب  
کتب و رسائل کی معیاری اشاعت و تقسیم۔

☆ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال لاڈل و دینی و ملی خدمت  
کو اجاگر کرنے کے لئے ۲۵ صفحہ المظفر کو بڑے پیمانے پر "یوم رضا"  
کا اہتمام۔

☆ مجلس رضا شجاع آباد کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔ ہماری  
آپ سے گزارش ہے کہ مجلس رضا شجاع آباد سے امام احمد رضا محدث  
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت و فن سے متعلق لہجہ مفت حاصل  
کریں۔ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پتہ چلیں۔

جن کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر کسی قولی طعنوں کا ذکر میں مہر اسے ادا ہوا  
کہ وہ رسول پاک ہیں کی جودہ افزائی کا شرف حضرت مسیح لائے سوا اللہ عز و جل کا قیامی ہے۔

قریب تمام شیعہ ثنائی مسیح پر پکھتا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے  
کفر و کفر نبی ہوتا ہے۔

واقعہ الیہ علیہ السلام پر یاض ہند ہے و پکھتا ہے، سچا خدا ہی ہے جس نے قادیان  
کفر و کفر میں اپنا رسول بھیجا۔

عجیب تجربے نقل کیا ویز میگور کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمد میں اس عاجز کا نام  
کفر چارم اہل حق بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔ ان اقوال شیریں کو تو کلام الہی کے معنی میں صریح  
تحریر کی کہ سوا اللہ کے اور کسی شخص کو وہ ہے و حضور مسیح عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثنائی  
نبی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و روح اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افسوس کیا کہ وہ اس کی  
بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فراتے تھے۔ ثنائی اللہ و ول پر افسوس کیا کہ اس نے  
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لیے بھیجا اور اللہ عز و جل  
فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَقْتُلُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ الْکُذٰبَ لَا یَفْلَحُوْنَ ۝

(عجیب جو لوگ اللہ عز و جل پر جھوٹے پتھان اٹھاتے ہیں علاج ختم نہیں ہوگا)

سَلَامٌ عَلَیْہِ اَیُّہَا الَّذِیْ لَقَدْ کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ اَیُّہَا الْمُسْلِمُوْنَ حَیْذُمَکُمُ الْاِیْرَ اُولَیْمَیْنَ فَرَا رَقَّ عَظْمُ  
رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہم کی انہیں کے واسطے حدیث ہمیں کافی انہیں کے ہند میں چم نہ ہیں پر اطلاع پائی کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان فیہا مضیٰ فیکون الامم اتاس محدث شوت  
فان یکن اصبیٰ منہم احد فانه عسرین الخطاب اکی اکثر میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے  
یعنی فرات سوا اللہ و امام حق و لہ گمراہی است میں ان میں سے کوئی نہ تھا کہ وہ درجہ رسالت راضی اللہ تعالیٰ عنہ  
رواہ احمد البخاری عن ابی ہریرۃ و احمد و مسلم و الترمذی و الشافعی عن ابو امام محمد بن الصدیق  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاروق الکرم نے موت کے کوئی حق پاسے موت ارشاد کیا و کان بعدی نہیں لکان  
عمر بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی ہی ہو سکتا تو میرے بعد وہ احمد و الترمذی و لکان بعدی عن عقبہ بن عامر  
۔۔۔ فی الکتاب عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگر چنانچہ کا محدث حدیث حدیث تشریف فرما

محدث یہ فرمادیکہ میں نے نبی پر کیا لا لعنة اللہ علی الکذبین و العیاذ باللہ سب علیہ  
اور فرماتا ہے:

انما یقتلہ الکذاب الذین لا یؤمنون ۝

(ایسے انرا وہی یا دھتے ہیں جسے ایمان کا نہیں)  
راجا اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کا انشور و دل کا کلام ٹھہرایا کہ خدا نے تعالیٰ نے  
براہین احمد میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عز و جل فرماتا ہے:

قُولِ الَّذِیْنَ یَسْتَوْنَ الْکُذٰبَ بَابِلَیْمَ ثُمَّ یَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لَیْسَ خُذَا

بَشَیْشًا قَلِیْلًا قُولِ لِمَ یَسْمَ مَا کُنْتَ اَبِلَیْمَ وَ دَلِیْلُہُمْ مَا یَسْتَوْنَ ۝

دراخی ہے ان کے لیے جو اپنے انھوں کتاب کھیں کچھ کہہ دیں کہ اللہ کے پاس ہے  
تمہارے کہہ دے کہ وہ کچھ کچھ کچھ ماحصل کریں سو راہی ہے ان کے لیے ان کے انھوں  
کے کھنے سے اور راہی ہے ان کے لیے اس کا کافی ہے)

ان سب سے قطع نظر ان کلمات طعن میں مہر اسے اپنے لیے ثبوت و رسالت کا ادعا

قبیلہ سے اوروہ باجماع قطعی کفر صریح ہے فقیر نے رسالہ جزائر اللہ عدوہ یا باجماع ختم

النسبۃ خاص اسی شے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو کس حدیثوں اور

تیس تفصیل کو ملحوظ دیا اور ثنائی کا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قائم النبیین ماننا

ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی کو بدیہ کی پشت کر شیعہ قطعاً محال و باطل جانتا

قرن اہل و جزہ اقبال ہے۔ و لیکن رسول اللہ و قائم النبیین فعل قطعی قرآن ہے۔

اس کا منکر و منکر کی شک کرنے والا دشکار کو فی الضعیف احتمال ضعیف سے توہم خلاف

رکھنے والا قطعاً باجماع کا فاعل من خلدی الزلزل ہے و ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے

اس قبیلہ ملعونہ پر مطلع ہو کہ اسے کافر جانتا ہے وہی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ سے

وہی کافر ہیں اگر قبل انکفر ان سے۔ قول دوم رسم میں شاید وہ یا اس کے آقا اب کچھ

کے معنی شیعہ ہیں سے کیونکہ کمال کی اولیں کہ یہاں نبی رسول سے حق تعالیٰ راہ میں یعنی

جزء راہ جزہ اندر سزا گمراہی میں ہوں سے اولاً صریح لفظ میں تاویل میں خبیثاتی

قوی و غلامہ و اصول و مابہ و جامع الفضلین و مفاویہ منہدیہ و غیرہ میں ہے و اللفظ لہجائی

[illegible]

ثم قال انما اردت برسولي الله العقرب فانه امرسل من عند الحق و  
سلط على الخلق تاويل للرسالة العرفية بالامارة الدعوية وهو مردود عند  
القواعد الشرعية -

یعنی وہ تجر اس مردک نے کہا کہ میں نے کچھ عوام لیا اس میں اس نے رسالت ہوئی کہ

معنی لغوی کی طرف دھاوا کر چھو کر بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے اور ایسی تاحیل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے)

علامہ شہاب خٹک صاحب خیر الیوم فرماتے ہیں :

هذه الحقيقة معنى الأمر سال وهذا مما لا شك في معناه والأمر ما كان  
 لكنه لا يقبل من قائله ادعاء أنه مراد به البعد غايبة البعد وصورت المفقودين  
 ظاهرة لا يقبل كما نوافواست حقائق وقال امرأت محلوته غير موطلة لا يلتصق  
 لشدة وبعد هذا بنا احد مقتضا.

یعنی برعکس معنی ہیں جن کی طرف اس نے طعنہ لایا اور بلا نیکی تحقیق معنی ہیں اس کا انکار بہت دھرم سے بائیں طرف اشارہ کیا یہ ادعا قبول نہیں کر اس نے یہ معنی نفی کر دیے تھے اس لیے کہ تاویل نہایت دور دراز کا ہے اور حفظ اس کے معنی خاصہ سے پھر تا سیمہ نہیں ہوتا جیسے کوئی پنی عورت کو کہے تو طاق ہے۔ اور کہے میں سے تو یہ مراد ہوتا کہ کوئی کہی ہوئی ہے بجز نہیں (کہ لغت میں طاق کثرت کہے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ دینا چاہیے اور اسے زبان سمجھا مانے لگا۔

نمایا دو بالیقین ان الفاظ کو اپنے لیے مدح و فضل جانتا ہے نہ ایک ایسی عام بات کہ

و ندان تو جمله در دمانند

چشماں تو زیر ابرو دامنند

کوئی مائل یکونیم پاگل ایسی بات کو جو مرزا نے برصغیر کیا کہ مرزا کو فیکہ ہوا کہ  
ترید میں موجود چار محلہ میں ذکر کر کے گا کہ اس میں اپنے لیے فضل و شرف مانے گا  
بھلا کہیں وہاں غلام یہ بھی کھلا کہ چار خدا ہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نعلے  
رکھے۔ مرزا کے کان میں دو گھونگے باندھے یا خدا نے وہاں اندیر میں رکھا ہے کہ اس  
عاجز کی ناک ہر طرف سے آواز دے جو دل کے نیچے ہے کہ ایسی بات کہنے والا ہر مجنون  
بلا پاگل نہ کہلا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ کسی لغوی ایسی کسی چیز کو کہتا یا دینا یا بھلا



ہونا ان شالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جا زوروں کے ناک، کان، بھوس، اعضاء  
نہیں ہوتیں مگر خدا کے دیکھنے کو نہ بھی ہیں اللہ نے انھیں عدم سے وجود کی پیٹھ سے  
مادہ کے پیٹھ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مرد کو غیثت نے کچھو کو رسول  
مبعیٰ لغز بنایا۔

مولوی عزیزی قدس سرہ القوی شوقی شریف ہیں فرماتے ہیں:

حکیم یوم ہدفی مشان بخران  
مردا بنے کار و بنے فطی مدال  
کسریں کارکش کہ آں رب احد  
روزگار شکر روانہ میکشد  
شکر سے ز احلاب سوئے اہمات  
تا بردید در دہما مشان نبات  
شکر سے ز ارام سوئے خاکداں  
تا ز نوادہ پر گرد و جہاں  
شکر سے از خاکداں سوئے اہل  
تا بر بندہ کر کے حسن عمل

حق رسول فرماتا ہے:

فاسئلنا علیہم الطوفان و الجراد و القمل و الضفادع و الدم۔

ہم نے فرعون پر بھی طوفان اور گرہاں اور بھینس اور بھینس (دوتوں)  
کیا مرنے والی ہی رسالت پر فخر کرتا ہے جیسے بڑی اور بھینس اور بھینس اور بھینس  
سب کو شال مانے گا، ہر جاؤں پر گرہاں شجر بہت علوم سے بنوا رہے اور ایک دوسرے  
کو خبر دینا بھی صحاح امارت سے ثابت حضرت مولوی قدس سرہ القوی ان کی طرف سے  
فرماتے ہیں:

ما یسعیم و یسعیم و یسعیم با شہان بخران ما یسعیم

اللہ عز وجل فرماتا ہے:

وان من شیء الا لیسبح بحمده و لکن لا تفقهون تسبیحہم۔  
دکھائی دے رہی ہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری  
سمجھ میں نہیں آتی،

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من شیء الا یصلیٰ فی رسول اللہ الا کفر و الجحیم و الاض۔  
دکھائی دے رہی ہیں جو اللہ کا رسول دیکھتی ہو سو کافر و جحیم اور ایسوں کے  
سرواۃ العظیمیٰ فی الکعبین یعنی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صحیحہ  
خاتم الحفاظہ بنی ہاشم و تعالیٰ فرماتا ہے:

فکنت غیر یلعید فقال احطت بما لہ تحط بہ وجئتک من سیانہا یقین  
دیکھ دیر پھر کر کہہ دے کہ گاہ سیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم  
ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سہا سے ایک یقینی خبر  
لے کر حاضر ہوا ہوں، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من صباہ و الارواح الا یقاع الارض نادی بعضها بعضا یا جاسرۃ هل مرک  
الیوم عبدھا لصل علیک و ذکر اللہ فان قلت نعم من ات نہا بذلک فضلا۔

کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے کھٹکے ایک دوسرے کو پکار کر نہ  
کھتے ہو کہ اسے سہا سے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر کلا جس سے تجھ پر ناز ہو گی یا  
ذکر الہی کیا اگر وہ ہو کر اہواب دیتا ہے کہ میں تو نہ پوچھنے والا کلام انشاء کرتا ہے کہ اسے  
مجھ پر فضیلت ہے۔

رواۃ الطبرانی فی الاوسط و ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ  
عنه تو خبر رکھتا ہوں کہ شامت ہے کیا مرنے والا نہایت پتھر بہت پرست کافر ہر  
پتھر بندہ ہر کھٹکے، سو کر بھی اپنی طرح ہی رسول کے گاہ گر نہیں تو صاف روشن ہو کر کہ معنی  
نوشی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی دین فی رسالت و ہر تہ قصود اور کفر و ارتداد یقینی

تعلق موجود۔ وجہاً آخر سے معنی جاری قسم میں لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں نہ عام تو لغوی ہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قلمنا حاصل اور ارادہ لغوی کا ادعا یقیناً باطل اب یہیں رہا کہ فریب دہی کوام کو کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں بھی درستی کے معنی اور کہ جس میں بھی میں مجھے شک و شک سے انشیا نہیں ہے اور حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفت بہتہ میں اشتراک نہیں بلکہ محض اللہ ایسا باطل ادعا اسلام شرعاً متعلقاً غوثی کسی طرح باوجود شریعت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جبر کثرت و شریعت و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کسی کی کسی سختی سے سخت بات پر کثرت نہ ہو سکے کوئی جرم کسی معظّم کی کسی ہی شدت تو ان کے کہ کفر و غیر کے کہ ہر ایک کو انشیا رہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کہ وہ جس میں کفر تو ان کو نہ ہو کیا نزدیک تھا ہے خدا و در ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دے سکتے ہیں کیا غزو جھگڑ میں نہ ہو کہ جہالت دیکھ کر کہ نہ سکتے وہ قادیانی کہا جاتا ہے سب کوئی مرزائی گرفت پا ہے کہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ مجھے میری اصطلاح میں برہنگو ہے یا جھگڑ کو قادیانی کہتے ہیں۔ اگر کیے کوئی مناسبت بھی تو اب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامشاحفۃ فی الاصلحہ کہ خرب ہر مغتول ہی ہونا کیا ضرور لفظ جمل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منقول نہیں معنی قادیانی یعنی ملحدی کندہ ہے یا جھگڑ سے آنے والا قلموس میں ہے قدت قادیۃ جہاد قوم قد اقصوا من البادیۃ والغریب قد یا نا اسیر قادیان اس کی عین اور قادیانی کسی کی طرف منسوب یعنی جہادی کرنے والوں یا جھگڑ سے آنے والوں کا ایک اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر جھگڑ سے جھگڑ کا نام قادیانی ہونا کیا نزدیک وہ تقریر کسی مسلمان یا ملحد کی ہر تو جہادی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے حاشا و کلا کوئی مائل ایسی باتوں کو نہ مانے کہ الجھاسی پر کیا معروف ہیں اصطلاح خاص کا ادعا مروج ہو جائے تو یوں وہ بنا کے تمام کا رخا نہ دہم و برہم ہوں اور میں شومہوں کے پاس سے نکل کر جس سے جاؤں محتاج کریں کہ تم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا ایجاب دینے وقت ہاں کہا تھا ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی دونوں، یعنی کلہ زجر و انکار ہے۔ گو

یہ ناسے کہہ کر جہادی کر کہ کر با دہادی چھین لیں کہ ہم نے تو یہ معنی کی تھی جو کیا تھا ہماری اصطلاح میں ماریت یا اسارے کو چھینا سکتے ہیں یا غیرہ ملک من فسادات لا تحصى تو ایسی جہادی اور مل والا غروا پنے معاملت ہیں اسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زور و مال اللہ رسول سے زیادہ پیارے ہیں کہ ہر مرد اور با دہادی کے باب میں تاویل و تفسیر اور اللہ رسول کے معاملے میں ایسی ٹاپک بناؤں قبول کریں لالہ لا آت اللہ مسلمان ہرگز ایسے مرد و با دہادیوں کو قناعت بھی نہ کریں گے انھیں اللہ رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و اللہ الحمد جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غرواں کا رب مل و علا قرآن عظیم میں ایسے جوہر غرووں کا درجہ پایا کہ ہے فرمایا ہے:

قل لا تعذبوا انفسکم بعد ایمانکم۔

اُن سے کہ دوہما نے بناوے شک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والیہا ذاب اللہ مراتب الخلیفین۔

ہاں آقاؐ کو ہر نام میں امتی و نجات کا مٹا نہ صاف اُسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔ رابعا کفر اول میں تو کسی جوئے ارعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ خاص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لیے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی اپنے نبی اللہ رسول اللہ جوئے کافر اور وکن سر رسول اللہ و خاتم النبیین کا منکر اور باجائز تعلق سے امت و جہاد و کافر ہوا چہ فرمایا پیچھے خدا کے پیچھے رسول پیچھے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ حقیر میرے بعد آئیں گے ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نفعائیں و بناں کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا و نا خاتم النبیین کا نہج بعدی حالان کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اُمت امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی لیے فیتے غرض کیا تھا کہ زائر و شہیل میں سے صدق کیجے کہ دجال کا کہ

لہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۱۰

ایسے عزیزوں کو یہ سب خود ہمارا گوارہ و رسالت سے عطا ہو رہا ہے والیعاذ باللہ رب العالمین۔  
 واقعہ الاملاصل پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنی برتری کا اظہار  
 کفر چہم کیا ہے۔

کفر ششم اسی رسالہ کے صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو  
 اس سے بہتر ظلم احمد ہے

استہوار و مہار الامیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں یہ ادعا  
 کفر چہم بھی جاہانِ قطعی کو وارث الیقینی میں فیرے اپنے فیرے مسیٰ بر سر دائرہ حققتہ  
 میں شغافرت امام غامدی صاحب درود و امام نووی و ارشاد الساری امام مصلوفی و شریح  
 عقائد نسفی و شرح عقائد امام غزالی و اعلام ابن عربی و مع اروض علماء قاری و طریقہ  
 کھیر علماء برکوی و حلقہ مدبری مولیٰ ناشی وغیرہ کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ  
 باہتمام سلیمان کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا جو ایسا کہ  
 قطعاً اجماعاً کافر و کذب ہے۔ لہذا شریح صحیح بخاری شریف میں ہے:

النبی افضل من الولی و هو امر و طبع بہ و العاقل غلظۃ کافر حکمانہ  
 معلوم من الشریع بالضرورة۔

(یعنی نبی بروہی سے افضل ہے اور یہ یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے  
 کہ یہ ضروریات دینی سے ہے)

کفر ششم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ غلط (نبیوں) بتعظیم ذہن  
 نہیں بلکہ (نبیوں) بتعظیم ہائے عقلی دیکھا کہ خود ان کے توالیہ گرو کا جانی ہوں ان  
 سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف  
 اُسے وال میں دُعا کی ماری اور یہاں وہ تھ بھری کی کریموں کا دین ہی ادا کیا۔ مگر  
 افسوس کہ دیگر حکمت نے اس تاویل کی جگہ نہ دی۔

ازالہ صغیر ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر  
 کفر ششم خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے سر پر لکھ کر کتاب ہے اگر میں اس قسم کے  
 معجزات کو نہ کر دوں مہانتا تو اپنی مریم سے کہ نہ رہتا یہ کفر و منکر و کفر و کفر ہے جو اسات  
 سر پر یہ کتاب لکھ کر اس تقدیر پر وہ مجبور نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسی کشتے شہر سے  
 اگلے کافروں نے ہی ایسا ہی کیا تھا حتیٰ کہ وہ مل فرماتا ہے:

اذ قال اللہ یعیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلى والدتک اذ ایدتک  
 بروح القدس تکلموا الناس فی الہدی و اذ اعلمتک الکتاب والحکمة والتورۃ  
 والانجیل و اذ تخلق من الطین کھشیۃ الطیر باذنی فتتخضم فیہا فتکون طیرا  
 باذنی و تبرئ الکسمہ والابریص باذنی و اذ تخروج البوق باذنی و اذ کففت بخی  
 اسرائیل عنک اذ اجبتکم بالبیث فقال الذین کفروا فہتم ان هذا الاصح  
 حسین ۵

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اسے مریم کے بیٹے یا کر مریم نے تمہیں اپنے اوپر اپنی  
 ماں پر حب میں سے پاک روح سے تجھے توحش بختی گلوں سے باہر کرنا اپنے میں اودھنی  
 بڑا کا بڑا اور جب میں نے تجھے سکھا اگنا اور علم کی تحقیق تائیں اور توحش و تکبیل اور حب  
 تو بتانا مٹی سے ہر مذکی کی شکل بری پر داغی سے پھر تو اس میں چونکنا تو وہ پرند ہوا حتیٰ  
 میرے حکم سے اور تو چٹکرتا مازاد اور اندھے اور سفید داغ و اسے کو میری اہانت سے  
 اور جب تو تیروں سے جیتا نکلا اور مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو  
 حجر سے روکا جب تو ان کے پاس یہود شین مجھ سے لے کر آیا تو ان میں سے کافر لے لے یہ تو  
 نہیں مگر کھلا دوسرے مرتبہ بتایا یا مازاد کہ اہانت ایک ہی ہوئی یعنی الہی مجھ سے نہیں کی ہوگی  
 میں ایسے ہی بندوں کے خیال منال کو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہ السلام علیہ السلام  
 و سلم سے بار بار تاکید رو فرمایا تھا اپنے معجزات مذکورہ اور انہوں نے کس سے پہلے فرمایا:  
 اذ قد جئتکم بایۃ من ربکم اذی اخلقکم من الطین کھشیۃ الطیر  
 لایبۃ۔

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے مجھ سے لیا گیا مٹی سے پر خدانا اور چھوٹا  
 مار کر اسے جلا تا اور اندھے اور بدن پر سے کوشفا دیتا اور خدا کے حکم سے مرد سے جلا تا اور بڑے  
 گھر سے کی کر ڈا اور چھوٹے گھر میں اشیا رکھ دے سب تمہیں بتاتا ہوں اور اس کے بعد فرمایا،  
 ان فی ذلک لایۃ لکھ ان کنتم مومنین ○  
 پہلے شک ان میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔  
 پھر مکر فرمایا:

جئتکم بایۃ من ربکم فاقولوا لہ واعطیوہ ○

میں تمہارے رب کے پاس سے مجھ لیا ہوں اور خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو مگر  
 جو عیسٰی کے رب کی شان سے وہ عیسٰی کی کیوں ماننے لگا رہا تو اسے صاف گنہگار نش ہے کہ  
 اپنی بڑائی سچی کہتے ہیں ○

کس دگر یہ کہ دوح من درخش ست

پہر ان حرامت کو مکروہ جاتا دوسرا کفر یہ کہ کرامت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم  
 کام تھے عیب تو کفر تھا ہر سے قال اللہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض  
 یہ رسول ہیں کہ تمہارے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اسی فضیلت کے بیان  
 میں ارشاد ہوا:

وا تینا عیسیٰ بن مریم البیت وایدتہ بروح القدس۔

اور ہم نے عیسٰی بن مریم کو مجھ سے دینے اور برکت سے اس کی تائید فرمائی۔  
 اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر بے عیب اعلیٰ کے لائق نہیں  
 تو یہ وہی نبی پر اپنی تعظیم سے بڑے کفر و ادا و طغی سے مغر نہیں، پھر ان کلمہ شیطانیہ  
 میں عیسٰی علیہ السلام تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تعظیم میرا کفر ہے اور ایسی ہی تکفیر  
 اس کلام ملعون کفر شتم میں متھی اور سب سے بڑے کراہت کفر نعم میں ہے کہ ازاد ص ۱۶۱  
 پر حضرت سید علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا جو ہر قسم آدم کے قتل کرنے کے نزدیک براہین  
 اور توبہ اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے

شائع کر رہا

مرکزی مجلسِ رضا لکھنؤ  
مجلسِ رضا شجاع آباد (ملتان)